الفضل
روزنامہ
ایڈیٹر غلام نبی
قادیان دارالامان
THE DAILY
ALFAZL QADIAN.
جلد ۲۸ | ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۹ھ | ۳۰ مئی ۱۹۴۰ء | نمبر ۱۲۳

غیر مبایعین کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا "اصل مرتبہ"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات سے غیر مبایعین کے دعویٰ کا بطلان

"پیغام صلح" نے اپنے جس مضمون میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مرتبہ ایک عالم سے زیادہ نہیں قرار دیا۔ اس کے متعلق پہلے کسی قدر لکھا جا چکا ہے۔ اب مزید کچھ عرض کیا جاتا ہے:-

تیسرا الہام "پیغام صلح" نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصل مرتبہ بتانے کے لئے آپ کا یہ الہام پیش کیا ہے کہ

"کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے جس کی مماثلت کو خدا نے بتا دیا حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی خطاب خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنا دیا"

پھر چوتھا الہام یہ پیش کیا ہے

قل اجرّد نفسی من ضروب الخطاب

اور نتیجہ یہ نکالا ہے۔ کہ:-

"آپ جری اللہ ہیں۔ آپ حقیقی معنوں میں مسیح ناصری نہیں۔ آپ کو نبی اللہ کا نام محض خطاب اور عزت افزائی کے طور پر دیا گیا ہے۔ اور آپ کا اصل مرتبہ مجدد ہونے کا ہے۔ مہدی بھی آپ کا ایک صفاتی نام ہے" (۱۲ مئی ۱۹۴۰ء)

حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱ کے اس حوالہ جو گزشتہ مضمون میں پیش کیا جا چکا ہے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو امت محمدیہ کے تمام افراد سے بڑھ کر مقام و مرتبہ عطا فرمایا۔ کیونکہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "اس حصہ کثیر وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ ان کو یہ حصہ کثیر نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے۔ اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی"

یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اصل مرتبہ و منصب کو ظاہر کرتے ہیں۔ پھر آپ فرماتے ہیں:-

"خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے۔ کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہونچایا۔ اس لئے میں صرف نبی نہیں کہلا سکتا۔ بلکہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ..... تا معلوم ہو۔ کہ ہر ایک کمال مجھ کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور آپ کے ذریعہ سے ملا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۰)

اس حوالہ سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صرف نام نبی نہیں دیا گیا۔ بلکہ آپ واقعہ میں نبی تھے۔ کیونکہ آپ فرماتے ہیں:- "مجھے نبوت کے مقام تک پہونچایا" اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے ایک الہام:- یلقی الروح علے من یشاء من عبادہٖ کا ترجمہ بالفاظ ذیل فرماتے ہیں:-

"جس پر اپنے بندوں میں سے چاہتا ہے۔ اپنی روح ڈالتا ہے۔ یعنی منصب نبوت اس کو بخشتا ہے" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۵)

اب اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی نہیں۔ بلکہ یہ محض خطاب ہے۔ جو عزت افزائی کے لئے آپ کو دیا گیا۔ تو غیر مبایع اصحاب کو یہ بھی ماننا پڑے گا۔ کہ آپ مسیح موعود۔ اور مہدی معہود بھی نہیں بلکہ جس طرح نبی اللہ کا نام محض خطاب اور عزت افزائی کے طور پر دیا گیا ہے" اسی طرح مسیح موعود اور مہدی معہود کا خطاب دیا گیا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے۔ کہ:-

"خدا نے مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود کا خطاب دیا" (چشمہ معرفت صفحہ ...)

لیکن اگر مسیح موعود اور مہدی معہود محض خطاب نہیں۔ بلکہ آپ کے منصب اور مرتبہ پر دلالت کرتے ہیں۔ تو نبی اللہ کے الفاظ بھی اصل منصب کے لحاظ سے ہیں۔ اور خود مولوی محمد علی صاحب لکھ چکے ہیں:-

"یاد رکھو۔ کہ اللہ تعالیٰ کو ہر چیز پر قدرت حاصل ہے۔ وہ جسے مصلح اور موعود کا خطاب دیتا ہے۔ اسے بنا کر بھی دکھا دیتا ہے" (المصلح الموعود جون ۱۹۱۴ء صفحہ ۵)

چونکہ غیر مبایعین کے نزدیک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا "اصل مرتبہ مجدد ہونے کا ہے" اس لئے اس کے خلاف اگر انہیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہ صرف تحریرات بلکہ الہامات بھی دکھائے جائیں۔ تو وہ انکو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے لیکن اگر بقول "پیغام صلح" حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصل مرتبہ مجدد ہونے کا ہے۔ تو اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات کی چھان بین کی کیا ضرورت تھی۔ اور وہ بھی صرف تین چار الہامات کی۔ اور وُہ تمام روشن حقائق کیوں نظر انداز کر دیئے گئے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بارہا شائع فرما چکے ہیں۔ اور جن میں سے چند ایک بطور مثال پیش کئے جاتے ہیں تا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اصل مرتبہ معلوم ہو سکے۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"دنیا میں ایک نذیر آیا۔ اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۲) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ ودین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ۔ (دیکھو براہین احمدیہ ص۴۹۸) اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے" (ایک غلطی کا ازالہ)

(۳) یا نبی اللہ کنت لا اعرفک اے اللہ کے نبی میں تجھے نہیں پہچانتی تھی" (البشریٰ جلد ۲ ص۱۰۰ حصہ اول)

(۴) ایام جلسہ ۱۹۰۷ء میں الہام ہُوا۔ یا ایھا النبی اطعموا الجائع والمعتر

ترجمہ۔ اے نبی بھوکوں اور سوالیوں کو کھانا کھلاؤ"۔

(البشریٰ جلد ۲ حصہ اول ص۱۳۸)

کیا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الہامات کو پیش نظر رکھ کر کوئی حق پسند انسان یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ آپ نے صرف مجدد ہونے کا دعوےٰ کیا۔ لیکن غیر مبایعین یہی کہتے ہیں:

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۸ ہجرت ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سوا نو بجے شب کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت دردِ شکم کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دُعا کریں:

حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کی طبیعت سر درد کی وجہ سے علیل ہے۔ دعائے صحت کی جائے:

حرم ثانی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ آج تمام دن طبیعت ناساز رہی۔ شام کو دورہ بھی ہو گیا۔ احباب صحت کے لئے دُعا جاری رکھیں:

نظارت دعوۃ و تبلیغ کی طرف سے مولوی محمد حسین صاحب کو جموں بھدرواہ بھیجا گیا ہے:

تحریک جدید کا چندہ قرض لے کر ارسال ہے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اس ارشاد کی تعمیل میں کہ تحریک جدید کے وعدے احباب ۳۱ مئی تک سو فیصدی پورے کرنیکی سعی کریں۔ جماعت احمدیہ پٹیالہ اساہیاں ضلع گجرات جو زمیندار احباب پر مشتمل ہے اور جن کا وعدہ ۶۷/۸ روپے کا تھا اپنی موعودہ رقم ارسال کر کے لکھتے ہیں۔ کہ یہ رقم قرض لے کر ارسال ہے حضرت امیر المومنین کی خدمت میں سب اصحاب کے نام ۳۱ مئی کے بعد والی فہرست میں برائے دُعا پیش کریں۔ جو اصحاب اپنے وعدے سو فیصدی پورے کرینگے۔ ان کے نام دُعا کے لئے حضور کی خدمت میں پیش ہونگے۔ تحریک جدید کا وعدہ کرنیوالے خصوصاً زمیندار احباب اس موقعہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق دے۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

جماعت ہائے احمدیہ کے خطیبوں سے گزارش

نماز جمعہ کا خطبہ ویسا ہی ضروری ہے۔ جیسا کہ نماز۔ جس بہترین مقصد کے لئے اسلام نے اسے عبادت کا جزو قرار دیا ہے۔ اس سے کما حقہٗ فائدہ حاصل کرنا ہر احمدی کا فرض ہے۔ اسی مقصد کی طرف حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہُ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے متعدد مرتبہ توجہ دلائی ہے۔ اور اس موقعہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ حضور ہی کے خطبہ کو اس کے اصل الفاظ میں یا اگر وقت تنگ ہو۔ یا کوئی اور مقامی اہم معاملہ قابلِ بیان ہو تو حضور کے خطبہ کا خلاصہ سنا دیا جایا کرے۔ کیونکہ یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ جس شخص کے سپرد اللہ تعالےٰ جماعت کی اصلاح کا کام کرتا ہے۔ اسے طاقت بھی ایسی بخشتا ہے۔ جو دلوں کو صاف کرنے والی ہوتی ہے۔ اور جو اثر اس کے کلام میں ہوتا ہے۔ وُہ دوسرے کسی اور کے کلام میں نہیں ہو سکتا۔ اس ضمن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ:۔

"ہر مہینہ میں ایک خطبہ تمام احمدیہ جماعتوں میں میری جدید تحریک کے متعلق پڑھا جائے۔ اور اس میں جماعت کو قربانیوں پر آمادہ کرتے ہوئے ان میں نیکی اور تقوےٰ پیدا کرنے کی کوشش کی جائے"۔

امید ہے کہ جماعت کے خطیب ان امور پر عمل کرنے کی کوشش کریں گے۔

انچارج تحریک جدید قادیان

مسٹر کھوسلہ کے فیصلہ کے خلاف اپیل کی ہائی کورٹ میں سماعت

لاہور ۲۷ مئی (بذریعہ ڈاک) مقدمہ اپیل متدائرہ ہائی کورٹ بر بناء فیصلہ مسٹر کھوسلہ کے متعلق مَیں نے ہائی کورٹ میں درخواست دی ہوئی تھی۔ کہ اس میں بحث کی تاریخ معین کر دی جائے۔ اور اس درخواست کے ساتھ ایڈووکیٹ جنرل نے بھی اتفاق کیا تھا۔ آج اس درخواست پر آنریبل چیف جسٹس صاحب نے یہ حکم دیا ہے۔ کہ اس اپیل کی سماعت ہائی کورٹ کی تعطیلات کے بعد ہوگی۔ اب امید ہے کہ اس اپیل کی سماعت اکتوبر یا نومبر میں ہوگی۔ خاکسار عصمت اللہ خاں ایڈووکیٹ

ایک مخلص احمدی کی افسوسناک وفات

۲۶ ماہ ہجرت ۱۳۱۹ہش بروز اتوار قبل نماز مغرب مجلس خدام الاحمدیہ بھیرہ کا اجلاس منعقد ہُوا جس میں چوہدری محمد شفیع صاحب بی۔ اے بی ٹی ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول بھیرہ کی وفات حسرت آیات پر مندرجہ ذیل قرار داد پاس کی گئی

مجلس خدام الاحمدیہ بھیرہ کا یہ اجلاس چوہدری محمد شفیع صاحب بی۔ اے بی۔ ٹی کی وفات پر جو جماعت احمدیہ بھیرہ کے مخلص اور قابل فرد ہونے کے علاوہ ہر دلعزیز انسان تھے۔ اظہار افسوس کرتا ہے۔ اور اس نقصان پر جو جماعت احمدیہ بھیرہ کو ایسے منکسر المزاج نیک۔ دل کے غنی اور محبت و اخلاق فاضلہ کے مجسمہ کے فوت ہو جانے پر ہوا اظہار غم و حزن کرتا ہے۔

ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ جناب ماسٹر صاحب موصوف کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قرب میں جگہ دے۔ اور آپ کے درجات بلند فرمائے۔

ہم حضرت ماسٹر صاحب کے والد ماجد اور آپ کے تمام پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر زمانہ کی شہادت

میں وہ پانی ہوں کہ اُترا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہُوا دن آشکار (از حضرت مسیح موعودؑ)

(۴)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منکرین کی چودھویں۔ اور پندرھویں خرابی "اہلحدیث" (۱۰ مئی) نے یہ لکھی ہے کہ:-

"ظن کی پیروی اور اپنی خواہش کو پوجنا فرمان ہے۔ ارایت من اتخذ الٰھہ ھوٰہ۔ یعنی کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش کو خدا ٹھہرا لیا ہے"

"عدم فہم۔ ایک عذر ان کا یہ تھا کہ ہم اس کلام اللہ کو جو خدا نے نازل کیا ہے۔ سمجھ نہیں سکتے۔ وہ کہتے تھے کہ قلوبنا غلف۔ یعنی ہمارے دل پردے میں ہیں۔ ہم اس کو سمجھنے سے قاصر ہیں۔ شعیب علیہ السلام کی قوم نے کہا تھا کہ یا شعیب ما نفقہ کثیرا مما تقول۔ یعنی اے شعیب ہم تیری بہت سی باتوں کو سمجھتے ہی نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو اس دعوے میں جھوٹا قرار دے کر فرمایا۔ بل طبع اللہ بکفرھم۔ یعنی اللہ تعالےٰ نے ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر مہر لگا دی ہے"

ان علامات کے متعلق بھی "اہلحدیث" سے ہی ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے کہ:-

"قرآن عظیم الشان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اسلام سے پہلے زمانہ جاہلیت یعنی بعثت حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے قبل تین قسم کے گروہ پائے جاتے تھے"

"افسوس کہ اس موجودہ زمانہ میں . . . . . . خود اسلام کے اندر ایسے ہی تین گروہ پائے جاتے ہیں۔ جس طرح شپرہ چشم کو سورج کی روشنی سے کچھ حاصل نہیں۔ اسی طرح یہ اسلام کے نور سے بے نصیب ہیں۔ اور ان کا نور ہدایت سے محروم رہنا اسلام عالمتاب پر کسی قسم کا دھبہ نہیں لگا سکتا بقول سعدی علیہ الرحمۃ:- ؎

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

چنانچہ پہلا گروہ اسلام میں اس وقت بھی ایسا موجود ہے۔ جو "ما الفینا علیہ اٰباءنا" کا بالکل مصداق ہے یعنی خدا اور رسُول کے احکام موجود ہوتے ہوئے اپنے باپ دادوں کے رسم ورواج پر کاربند ہے۔ جب ان کو شریعت حقہ کی طرف راہنمائی کی جائے تو یہ صاف انکار کر دیتا ہے۔ اور کہتا ہے کہ یہ تو ہمارے بزرگوں کے خلاف ہے ہم تو اسی پر رہیں گے جس پر ہمارے باپ دادا تھے۔

دُوسرا گروہ اسلام میں ایسا بھی موجود ہے۔ جو صرف ظنیات کا پابند۔ خواہشات کا پیرو۔ خوش اعتقادیوں کا دالہ وشیدا شریعت اسلام کا بالکل مخالف۔ جو زمانہ جاہلیت کے دوسرے گروہ میں شمار کیا جاتا تھا۔

تیسرا گروہ۔ اتخذوا احبارھم ورھبانھم کے بالکل مطابق ہے۔ یعنی وُہ اپنے باطل پرست مولویوں اور پیٹ کے پجاریوں اور کٹھ ملاؤں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی کی طرح بنا ہوا ہے۔ یہ جس طرح نچائیں۔ ناچتا ہے۔ دلائل اس کے نزدیک ہیچ ہیں۔ نہ کسی کی سُنتا ہے۔ نہ خود سمجھ رکھتا ہے۔ ایسے ہی گروہوں کے متعلق خدا تعالےٰ ارشاد فرماتا ہے۔ نطبع علےٰ قلوبھم فھم لا یسمعون"

(اہلحدیث ۱۴ اگست ۱۹۳۱ء)

اب نتیجہ صاف ہے۔ کہ جب ان تین قسم کے لوگوں کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے حضرت محمد رسُول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسا عظیم الشان نبی مبعوث فرمایا۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ امتِ محمدیہ میں جب ایسے ہی تین گروہ پیدا ہو گئے۔ تو خدا تعالےٰ ان کی ہدایت کے لئے نبی اور رسول کو مبعوث نہ کرے:۔

پندرھویں علامت عدم فہم کا بھی گو مندرجہ بالا حوالہ میں ثبوت موجود ہے تاہم ایک اور ثبوت بھی پیش کیا جاتا ہے۔ ایک مخالف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے بارہ میں لکھتے ہیں۔ کہ:-

"وُہ کتابیں بالکل ضلالت سے بھری ہیں۔ جن کے مطلب کو کم علم آدمی نہیں سمجھ سکتے ہیں"

(نفاق نامہ کا چوتھا تذکرہ ملاحظہ ہو)

کیا ان خرابیوں کے باوجود "اہلحدیث" کہہ سکتا ہے کہ موجودہ زمانہ میں کسی مصلح ربانی کی بعثت کی ضرورت نہیں؟ اگر یہی خرابیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی محرک ہوئی تھیں۔ تو لازماً اب بھی دنیا بغیر کسی مصلح ربانی کی اقتدا اختیار کرنے کے ہدایت نہیں پا سکتی:۔

سولھویں علامت "اہلحدیث" نے منکرین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ لکھی ہے:-

"تعلیم سحر۔ خدائی تعلیم کو چھوڑ کر اس کے عوض جادو والی کتابیں پڑھنی۔ اور اس پر عمل کرنا فرمان باری ہے۔ نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظھورھم کانھم لا یعلمون واتبعوا ما تتلوا الشیاطین علےٰ ملک سلیمان۔ یعنی (الف) اہل کتاب نے اللہ تعالےٰ کی کتاب کو پیٹھ پیچھے پھینک کر ایسا طریقہ اختیار کیا۔ گویا کہ وُہ اس کتاب کو جانتے ہی نہ تھے۔ اور (ب) شیطانی علم کی پیروی شروع کر دی"

(الف) کتاب اللہ اور دین اسلام کو پیٹھ پیچھے پھینکنے کا ثبوت "اہلحدیث" سے ملاحظہ ہو:- "ہماری ذلت ونکبت وادبار ومسکنت کے اسباب وعلل صرف یہ ہیں کہ ہم میں ان مسلمانوں والا اسلام نہیں وُہ ایمانی ولولہ نہیں۔ وُہ ایثار وجذبہ نہیں آج ہم نے قرآن کو پسِ پشت کیا۔ اسوۂ رسول سے انحراف کیا۔ جس کا خمیازہ ضربت علیھم الذلۃ والمسکنۃ کی صورت میں۔ آج ہم کو بھی بھگتنا پڑا۔ اور خدائے عزوجل کا وُہ قانون فطرت ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتیٰ یغیروا ما بانفسھم ہم پر صادق آنے لگا"

(اہلحدیث ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء)

(ب) قرآن کی بجائے جادو وغیرہ کی کتابیں پڑھنا تو آج عیاں راچہ بیاں کا مصداق ہے۔ عملیات کے متعلق اخباروں میں شائع ہونے والے اشتہارات سے شہروں کی دیواروں پر چسپاں اعلانات سے اور مسلمان تاجران کتب کی فہرست کتب سے عملیات و تعویذات وغیرہ کے عنوانات کے ماتحت لکھی ہوئی کتب سے روشن اور واضح ہے۔

سترھویں علامت "اہلحدیث" نے یہ بتائی ہے:-

"نسبت کفر۔ یعنی بعض امور کی وسیل نبیوں کو ٹھہراتے تھے۔ جیسے سحر سلیمان اور کہتے تھے۔ کہ حضرت ابراہیم یہودی و نصرانی تھے"

مسلمانوں میں اس خرابی کی بھی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ کہ انبیاء کرام کی طرف نہایت ہی نامناسب اور قابل شرم باتیں منسوب کی جاتی ہیں۔ ایک ادنےٰ سی مثال ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔ لکھا ہے:-

"کوئی شخص القائے شیطانی سے محفوظ نہیں ہے۔ جبکہ انبیاء علیہم السلام میں متصور بلکہ متحقق ہے۔ تو اولیاء میں بطریق اولیٰ ہوگا تو بہر حال طالب صادق کس گنتی میں ہے"

قادیان ایک غیر احمدی کی نظر میں

گزشتہ ایام میں ایک نوجوان طالب علم دہلی سے قادیان آئے تھے۔ یہ مختصر مضمون انہوں نے لکھا ہے۔ (ایڈیٹر)

اے قادیان! تو ایک چھوٹا سا مگر اچھا خاصہ پُر رونق شہر ہے ... تیرے سرسبز باغ۔ سرسبز لہلہاتے ہوئے کھیت۔ اونچے اونچے مکانات اور مینار۔ پُر فضا منظر اور تیری اتنی شہرت کیا تو اس کی وجہ جانتا ہے؟

تو یہ بھی جانتا ہے۔ کہ تیری ویرانی اور خستہ حالی پر کس نے رحم کھایا؟ تیرا یہ رقبہ جو کوسوں تک ویران تھا۔ اور ہر طرف ریت کے ٹیلوں اور گرد و غبار کے سوا کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا اس کو رونق کس کی بدولت نصیب ہوئی؟ تجھ کو دنیا بھر میں متبرک مقام اور دارالامان بنایا تو کس نے؟ اور کس کے نور نے تجھے اوجِ ترقی پر پہونچایا۔ اور تیرے نور کو ایسا بلند کیا۔ کہ وہ دنیا کے ہر ایک کونے سے دکھائی دینے لگا۔ تو یہ کس کی برکت اور کس کی کاوش سے ہے ـــــــ تیری معصوم پکار دانگ عالم میں پھیلی تو اس کی کیا وجہ تھی؟ تیرے پاس پہونچنا کتنی مشکلات کا سامنا تھا۔ لیکن اب ریل بھی تیرے گرد طواف کرنے لگی۔ یہ سب کچھ کیونکر ہوا؟ اور کون تھا جس کی وجہ سے یہ سب تغیرات رونما ہوئے؟

آ! تجھے میں بتاؤں!

ایک نور آسمان سے ظاہر ہوا تیری خوش قسمتی تھی۔ کہ یہ نور تیری ہی سرزمین پر اترا۔ اس کے اترنے سے تمام طرف روشنی پھیل گئی۔ اور ایک کہرام مچ گیا۔ طرح طرح کی آوازیں تھیں۔ کہ سنائی دینے لگیں۔ کوئی کسی طرف دوڑتا اور کوئی کسی طرف لیکن سچائی کا راستہ کوئی بھی نہ پاتا۔

اس روشنی میں سے ایک متبرک ہستی نمودار ہوئی۔ اس نے اپنا ہاتھ کھڑا کیا۔ جس کو دیکھ کر شور و غوغے اور کہرام میں کچھ کمی ہوئی۔ پھر ایک اشارہ ہوا۔ اور اشارہ پاتے ہی ہجوم میں سے ایک گروہ جو کہ عقلمند تھا اور خدا کی رحمت ان پر تھی۔ ایک طرف چل دیا۔ اور باقی لوگ مونہہ دیکھتے رہ گئے۔

اس سعید گروہ کو پیچھے سے بلایا گیا۔ ان پر آوازے کسے گئے۔ ان کو بُرا بھلا کہا گیا۔ ان کی ٹانگوں۔ گردنوں اور کمروں کو رسّے باندھ باندھ کر کھینچا گیا۔ ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں اور پاؤں میں بیڑیاں ڈال دی گئیں۔ ان کے راستے میں کانٹے بچھا دیئے گئے لیکن ان لوگوں میں سے کسی نے ایک نہ سُنی۔ اور برابر اسی راستے پر چلتے گئے۔ گو راستہ کتنا ہی کٹھن تھا۔ راستے کی تکالیف اور تکان سے چُور چُور ہو گئے لیکن پھر بھی ٹھہرنے کا نام نہ لیا۔ برابر ایک ہی دھن میں مست چلتے چلے گئے ـــــــ انہوں نے عزیزوں اور رشتہ داروں کو خیر باد کہا اپنی جائدادیں چھوڑ دیں۔ خدا کی رحمت ان کے ساتھ تھی۔ خدا ان کو دور سے کھڑا ہوا شاباش دے رہا تھا۔ ایک سمت سے ایک بزرگ کی آواز بھی آ رہی تھی۔ "آگے بڑھے چلو" جس کو سنکر طبیعت میں ایک نئی قسم کی تازگی ایک نئے قسم کا ولولہ ایک نئے قسم کا جوش اور ایک نئے قسم کی رُوح پیدا ہو جاتی تھی ـــــــ اور ان کو تمام مشکلات بھول جاتی تھیں ـــــــ

ان کو دُور سے ایک دھندلا سا مینار دکھائی دے رہا تھا۔ ایک بہت زبردست طوفان تھا۔ ہاتھ کو ہاتھ سجھائی نہیں دیتا تھا۔ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر اور ایک دوسرے کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر راستے پر چلتے جا رہے تھے۔ جوں جوں مینار کے نزدیک ہوتے جا رہے تھے۔ مینار صاف اور طوفان کم ہوتا جا رہا تھا۔ یہاں تک کہ مینار ان کو صاف دکھائی دینے لگا۔ اور طوفان کا زور بند ہو گیا ـــــــ یہی ان کی منزل مقصود تھی۔

جوں جوں وہ اس کے نزدیک ہوتے جاتے ان کی خوشی میں اور زیادہ اضافہ ہوتا جاتا۔ حتیٰ کہ وہ وہاں پہونچ گئے جہاں پر اس بزرگ نے ان کو ٹھہرنے کا اشارہ کیا۔ یہ وہی مینار تھا ـــــــ اشارہ پاتے ہی سب ٹھہر گئے سب نے شکرانہ کی نماز ادا کی۔ اور امام وہی بزرگ تھے۔

اس مقام پر ڈیرے ڈال دیئے گئے۔ اب وہی مقام جو کہ بالکل بنجر اور غیر آباد علاقہ کہلاتا تھا۔ اور جس کی آبادی بہت ہی کم تھی۔ ایک با رونق شہر کی شکل میں آ گیا۔ جس کے ارد گرد سرسبز باغات اور شاداب کھیت لہرانے لگے۔ اور جس کا ڈنکا تمام عالم میں بجا۔

یہ باغوں اور نہروں والا شہر تو تھا اے قادیان!

احادیث میں موجودہ آلات جنگ کا ذکر

از خان بہادر محمد دلاور خان صاحب اسسٹنٹ کمشنر چارسدہ

یاجوج ماجوج یورپ کی اقوام کا نام ہے۔ بائیبل میں حزقیل نبی کے صحیفہ میں ان کا ذکر آ چکا ہے ۱۹۱۰ء میں جو بائیبل طبع ہوئی۔ اس کے حاشیہ پر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ یاجوج ماجوج یورپ کی اقوام ہیں۔ یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن کریم اور احادیث میں بھی ہے قرآن اور احادیث دونوں میں جنگ عظیم کا ذکر بھی ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ جب یاجوج ماجوج اپنے عروج کے انتہا کو پہونچ جائیں گے۔ تو

"خداوند ایسے پرندوں کو بھیجیگا۔ جن کی گردنیں بختی اونٹ کی مانند ہوں گی۔ ان پرندوں پر یاجوج ماجوج سوار ہوں گے پھر ان کو پھینک دیں گے"۔

عرب ہوائی جہاز کو طیارہ (پرندہ) کہتے ہیں۔ یہ بھی درست ہے۔ کہ ہوائی جہاز کا Propeller اونٹ کی گردن کے موافق لمبا ہوتا ہے۔ آپ نے سنا ہوگا۔ کہ یاجوج ماجوج ان ہوائی جہازوں سے آجکل ناروے۔ بلجیم اور ہالینڈ پر چھتریوں کے ذریعے اترتے ہیں۔ اسی لئے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ وہ پرندے "انکو پھینک دیں گے"۔

قیامت کی علامتوں کے بیان میں لکھا ہے:۔

"صورتیں مسخ و تبدیل ہوں گی اور پتھر آسمان سے گریں گے"۔

چونکہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یہ کشف میں دیکھا تھا۔ کہ ہوائی جہاز اڑ رہے ہیں۔ اور بعض لوگ اوپر سے ان ہوائی جہازوں سے نیچے کود رہے ہیں۔ اور بموں سے بچنے کے لئے لوگ نقاب پہن رہے ہیں۔ اس لئے آپ نے بم کے لئے پتھر کا نام استعمال کیا۔ اور حقیقت یہی ہے۔ کہ بم پتھر کی شکل کا ہوتا ہے۔ آپ نے جب دیکھا۔ کہ لوگوں نے بم کے زہر سے بچنے کے لئے نقاب پہنا ہے۔ تو آپ نے ان کی بدشکل کو دیکھ کر یہ فرمایا۔ کہ گویا ان کی صورت مسخ اور تبدیل ہو گئی ہے۔ ناظرین نے اخبارات میں یورپ کے لوگوں کو دیکھا ہوگا۔ کہ نقاب پہنے ہوئے ان کی صورت کس طرح مسخ و تبدیل ہو جاتی ہے۔

تبلیغ بیرون ہند

گولڈ کوسٹ میں تبلیغ احمدیت

مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ماہ شہادت ۱۳۱۹ہش کی رپورٹ میں لکھتے ہیں۔ سرزمین گولڈ کوسٹ میں اللہ تعالٰے کے فضل اور رحم کے ماتحت پچیس گاؤں میں تبلیغ کی گئی۔ سات لیکچر دئیے۔ ۵۷۵ لوگ ان لیکچروں میں شامل ہوئے۔ ۴۴ اشخاص کو بذریعہ پرائیویٹ ملاقات تبلیغ کی گئی۔ ۷۴ نومبائعین سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ اللہ تعالٰے انہیں استقامت عطا فرمائے۔ علاوہ ازیں ہر روز بعد نماز فجر قرآن مجید۔ حدیث شریف وحی حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء۔ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا گیا۔ مبلغین کلاس کے طلباء کو باقاعدہ اسباق دئیے جاتے رہے۔

نائیجیریا میں تبلیغ احمدیت

مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم لکھتے ہیں۔ ہمارے احباب جنہوں نے مہینہ میں دوبار بیرونجات میں جاکر تبلیغ کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ خدا کے فضل سے اپنے وعدوں کے مطابق جاتے ہیں۔ ان میں اب چونکہ دو کا اضافہ ہوگیا ہے۔ اس لئے ان شاء اللہ ایک نئے علاقہ میں بھی کام شروع کیا جائے گا۔

لیگوس میں ہر ہفتہ کو کھلی ہوا میں پبلک لیکچر دیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دوست Mr. B. B. Balogun بھی ہر جمعہ کی شام کو لیکچر دیتے ہیں۔ مسلمان قیدیوں کو ہر ہفتہ وعظ کیا جاتا ہے۔ کنگز کالج کے مسلمان طلباء کے لئے دینیات پر لیکچر بھی دیتا ہوں۔ اور انہیں نوٹ لکھواتا ہوں تمام جماعت کے مردوں کو ہفتہ میں دوبار نماز کا سبق دیا جاتا۔ اور اسلامی عقائد بطور سوال وجواب سکھائے جاتے ہیں۔ عورتوں کو ہر اتوار تعلیم دی جاتی ہے۔ گو وہ مردوں کے اسباق میں بھی شامل ہو جاتی ہیں۔ جماعت کے بچوں کو قرآن کریم۔ نماز اور دیگر باتیں روزانہ سکھلاتا ہوں۔

گذشتہ اتوار (۷ بہم) کو چالیس نفوس کے ہمراہ جن میں ۱۵ عورتیں تھیں (اور ہر ایک نے اپنا کرایہ خود خرچ کیا) ایک مقام اوٹا نام پر جو اس جگہ سے ۴۲ میل دور ہے میں تبلیغ کے لئے گیا۔ ہزار کے قریب کے مجمع میں چیف کے محل کے سامنے Head Chief کی موجودگی میں لیکچر دیا۔ خدا کے فضل سے یہ لیکچر بہت ہی کامیاب رہا۔ ایک Head Chief کا مستقل مقام لیگوس میں ہے۔ وہ مسیحی اور تعلیم یافتہ ہیں۔ وہ آتے وقت اپنی موٹر میں لیگوس لائے۔ اور لیکچر کی بڑی تعریف کی۔ اور استدعا کی۔ کہ آئندہ لیگوس میں جب کبھی میں لیکچر دوں۔ تو ان کو ضرور اطلاع دیا کروں۔ تاکہ وہ حاضر ہونے کی کوشش کیا کریں۔

ہمارے چلے آنے کے بعد قصبہ کے عام لوگوں نے ہماری جماعت سے درخواست کی کہ وہ مجھے پھر بھی بلائیں۔ چنانچہ آج انہوں نے چار دوستوں کو اس درخواست کے ساتھ عاجز کے پاس بھیجا۔ کہ میں کم از کم ہر تین ماہ کے بعد وہاں جایا کروں۔

ٹانگانیکا میں تبلیغ احمدیت

عبدالرحیم صاحب بٹ سیکرٹری تبلیغ دارالسلام لکھتے ہیں۔ سوائے چند ایک احباب کے باقی تقریباً سب نے تبلیغ میں خاص طور پر حصہ لیا۔ اور زبانی اور بذریعہ ٹریکٹ تبلیغ کی جس میں مکرمی فضل کریم صاحب لون خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جن کی تبلیغ کی وجہ سے اللہ تعالٰے نے ایک افریقن دوست کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ یہ افریقن دوست مخلص اور تبلیغ کا بہت جوش رکھتے ہیں۔ بیعت کرتے ہی انہوں نے اپنے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کو تبلیغی خطوط لکھنے شروع کر دئیے۔ جس کے نتیجہ میں ان کے ایک دوست نے بھی ان کے خطوط کے ذریعہ بیعت فارم پر کر کے ارسال کر دیا ہے۔

خاکسار نے ٹریکٹ (تمام دنیا میں تبلیغ اسلام) یورپ کے جہازوں میں جہاں بنگالی مسلمان کام کرتے ہیں۔ اور انگریزی ٹریکٹ برائے تقسیم ولایت ان کو دئیے۔ تا وہ ولایت میں جاکر تقسیم کر دیں۔ اور نیز ایک نسخہ ٹیچنگ آف اسلام کا ایک انگریز کو دیا گیا۔ جس نے کچھ حصہ پڑھ کر پسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور ساری کتاب پڑھنے کا وعدہ کیا۔

مرتبہ صیغہ نشر و اشاعت قادیان

احمدیت کی پہلی کتاب

کچھ عرصہ سے ناخواندگان کی تعلیم کے لئے نظارت امور عامہ نے تحریک کی تھی۔ اور اس مبارک تحریک کو کامیاب بنانے میں ممبرات لجنہ اماء اللہ نے میری مدد ضلع گورداسپور میں کی۔ یہ کام بدستور جاری ہے۔ میں نے احباب سے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں ان شاء اللہ ایک سلسلہ کتب نظارت کی زیر ہدایت خود تیار کراؤں گا۔ میں نے اس کے لئے ایک دو دوستوں کو تحریک کی کہ وہ میری اس بارہ میں مدد کریں۔ اتنے میں ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی تیار کردہ "احمدیت کی پہلی کتاب" جس کی قیمت ۲ر ہے مجھے ملی۔ اسے پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ بلکہ جذبہ شکر و امتنان میرے دل میں پیدا ہوا۔ کہ جس چیز کو میں چاہتا تھا وہ مجھے مل گئی۔ کیا بلحاظ ترتیب اور کیا بلحاظ انتخاب مضامین۔ اور کیا بلحاظ آسان سادہ اسلوب تحریر کے یہ کتاب ہر طرح قابل قدر ہے۔ کسی فرمائش کی بناء پر اور بطریق ریویو میں یہ تعریف نہیں کر رہا۔ بلکہ امر واقعہ کا اظہار کر رہا ہوں۔ مجھے اپنی ایک تعلیمی مہم کے لئے ایک کتاب کی ضرورت تھی۔ جو الحمد للہ مجھے مل گئی۔ یہ کتاب قادیان میں ان زیر تعلیم اشخاص کو پڑھانی شروع کرا دی گئی ہے۔ جنہیں قاعدہ ۱ و ۲ پڑھایا جا چکا ہے۔ اس کتاب کے پڑھانے سے پہلے مجھے اس بات کی ضرورت محسوس ہوئی۔ کہ ایک اور قاعدہ ہو۔ اسلم صاحب سے میں نے کہا۔ اور انہیں بتلایا کہ اس قاعدہ میں مجھے فلاں فلاں باتوں کے متعلق اسباق چاہئیں۔ اس کے بعد میں ان شاء اللہ اس کتاب کو عام طور پر جاری کراؤں گا۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ انہوں نے خود اس ضرورت کو محسوس کیا ہے۔ اور ایک ننھی کتاب اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے تیار کر رہے ہیں۔ اور یہ کہ ان شاء اللہ اس میں میرے تجویز کردہ اسباق کو شامل کیا جائے گا۔

اب انہوں نے مجھے اطلاع دی ہے۔ کہ یہ ننھی کتاب بھی تیار ہوگئی ہے۔ ایک ہفتہ تک پہنچ جائے گی۔ لہذا ان احباب کو اطلاع دیتا ہے۔ جنہوں نے میرے ساتھ ناخواندگان کی تعلیم میں تعاون کیا ہے۔ کہ وہ اپنی ضرورت کے متعلق اطلاع دیں۔ تا میں اتنی ہی تعداد میں ان سے منگوالوں اسلم صاحب نے مجھ سے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ ناخواندگان کی تعلیم کی خاطر قیمت میں رعایت کریں گے انہوں نے احمدی بچوں کے لئے ایک رسالہ بھی نکالا ہے۔ جس کا نام "گل رعنا" ہے۔ یہ رسالہ بھی عمدہ ہے۔ ایک روپیہ سالانہ اس کی قیمت ہے۔ ملنے کا

مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر القرآن

اور

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف

"پیغام اسلام" مجریہ ۱۵ مئی کے لیڈنگ آرٹیکل میں مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر القرآن کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک کشف بیان کرتے ہوئے لکھا گیا ہے۔ "حضرت اقدس نے ایک کشف میں جو براہین احمدیہ میں درج ہے۔ اس شخص کا نام بتلا دیا ہے جس سے یہ (ترجمہ و تفسیر القرآن) کا کام ہونا مقدر تھا۔ یعنی آپ فرماتے ہیں کہ آپ کو ایک کتاب دی گئی جس کے متعلق یہ بتلایا گیا کہ یہ تفسیر القرآن ہے جسے علی نے تالیف کیا ہے۔ اور علی اب وہ تفسیر تجھے دیتا ہے" واقعات میں دیکھ لو انگریزی ترجمہ و تفسیر حضرت مولانا محمد علی صاحب ہی کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔ اور ایسی مقبول ہوتی ہے جس کے مقابل کوئی اور تفسیر قبول نہیں ہوتی"۔

حوالہ میں قطع و برید

افسوس کہ "پیغام اسلام" میں مکمل کشف نقل نہیں کیا گیا۔ شاید اس لئے کہ سیاق کشف مذکور من مانی رکیک تاویل کے سراسر خلاف ہے۔ اور نہ ہی وہ تشریح درج کی گئی ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی۔ اب مکمل کشف درج ذیل ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی فرمودہ تشریح آگے آئے گی۔

براہین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۳ پر حضور علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ نماز مغرب کے بعد عین بیداری میں . . . ایک عجیب عالم ظاہر ہوا . . . اسی وقت پانچ آدمی نہایت وجیہہ اور مقبول صورت سامنے آگئے یعنی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت علی و حسنین و فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم اجمعین . . . حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے نہایت محبت اور شفقت سے مادر مہربان کی طرح اس عاجز کا سر اپنی ران پر رکھ لیا۔ پھر بعد اس کے ایک کتاب مجھ کو دی گئی جس کی نسبت یہ بتلایا گیا۔ کہ یہ تفسیر قرآن ہے جس کو علی نے تالیف کیا ہے۔ اور اب علی وہ تفسیر تجھ کو دیتا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک (تذکرہ صفحہ ۲۳)

کشف کی تشریح فرمودہ حضرت مسیح موعود

مذکورہ کشف پر من حیثیت المجموع نظر ڈالنے سے ظاہر ہو جاتا ہے۔ کہ یہاں اس تفسیر القرآن کا ذکر کیا گیا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر منکشف ہوئی۔ اور یہاں ان حقائق و معارف قرآنیہ کا ذکر ہے۔ جن کا موجیں مارتا ہوا چشمہ آپ کے سینہ سے پھوٹا۔ اور جس نے ایک عالم کو سیراب کیا۔ یہاں علی سے مراد کوئی اور شخصیت نہیں بلکہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ جو اپنی تفسیر القرآن حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے سپرد کرتے ہیں۔ یعنی قرآن مجید کے وہ حقائق و معارف اور رموز و دقائق جو حضرت علی پر منکشف ہوئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت علی سے ورثہ میں ملے۔ چنانچہ اس کشف کی یہی تشریح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائی۔ مذکورہ کشف کے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک تمہیدی نوٹ لکھتے ہیں۔ جس میں بایں الفاظ کشف کی تشریح کی ہے۔ "اور ایسا ہی الہام متذکرہ بالا میں جو آل رسول پر درود بھیجنے کا حکم ہے سو اس میں بھی یہی سر ہے۔ کہ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہیں طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے۔ اور تمام علوم و معارف میں ان کا وارث ٹھہرتا ہے۔ اس جگہ ایک نہایت روشن کشف یاد آیا۔"

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنا کشف اس امر کی تائید میں پیش کیا۔ کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علوم و معارف قرآنیہ کا وارث ہوں۔ پس حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تفسیر قرآن دینے کا بھی یہی مطلب ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کے علوم قرآن کے وارث ہیں۔

ایک لطیف نکتہ

مذکورہ کشف میں فاطمۃ الزہرا کے مادرانہ عطوفت ظاہر کرنے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے تفسیر القرآن دیتے میں یہ لطیف حکمت اور باریک نکتہ ہے چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے خون میں سادات کے خون کی آمیزش کے باعث حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمۃ الزہرا کے روحانی و جسمانی فرزند ہیں۔ اس لئے چشمۂ علوم و معارف قرآنیہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سینہ میں منتقل ہوا۔ بے شک جسمانی طور پر فاطمۃ الزہرا اور حضرت علی سے ایک نسل چلی۔ لیکن کامل و اکمل روحانی و جسمانی فرزند۔ سب سے بڑا فرزند۔ گوہر اور حضرت علی رضی اللہ عنہ اور فاطمۃ الزہرا کے روحانی کمالات کا تام اور اکمل طور پر وارث ایک ہی ہوا اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ چنانچہ کشف سے ظاہر ہے۔ کہ جب فاطمۃ الزہرا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے روحانی و جسمانی بیٹے کو دیکھ پایا۔ تو دونوں نے فرط محبت کا ثبوت دیا۔ فاطمۃ الزہرا نے اپنے بیٹے سے نہایت محبت و شفقت اور مادرانہ عطوفت کا سلوک کیا۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پدرانہ محبت کا اظہار یوں کیا۔ کہ اپنے بیٹے کو ان علوم و قرآنی کا وارث قرار دیا۔ جو آپ کے سینہ میں تفسیر القرآن کی صورت میں جمع تھے۔ اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت علی رضی اللہ عنہ کی تفسیر قرآن کے وارث قرار پائے۔

الغرض یہ ایک نہایت لطیف اور روشن کشف ہے۔ جس کو ادھورا پیش کیا گیا اور کھینچ تان کر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے "محمد علی" مراد لئے گئے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کیونکر مراد لئے جا سکتے ہیں۔ جن کی تفسیر میں جابجا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معتقدات کے صریح خلاف خامہ فرسائی گئی ہے۔ وہ تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مقاصد کو کیونکر پورا کرے گی۔ جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام ہر ممکن طریق سے چھپانے کی کوشش کی گئی ہے یعنی ان آیات کی جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی صداقت کا قطعی ثبوت ٹھہرایا۔ دیگر تاویلات کی گئیں۔

خاکسار:- فضل کریم لائل پور۔

وصایا کی منسوخی کا اعلان

حسب ذیل وصایا مجلس کارپرداز نے منسوخ فرمائی ہیں ان کے سرٹیفکیٹ منسوخ کئے جاتے ہیں۔

(۱) منشی عبد اللہ خان صاحب مالیرکوٹلہ وصیت نمبر ۴۷۲۳

(۲) مستری پیراندتہ صاحب جنیبالی گجرات وصیت نمبر ۳۴۵۱

(۳) ملک نواب خان صاحب خوشاب وصیت نمبر ۴۲۱۳

(۴) میاں عنایت اللہ صاحب چک نمبر ۳۹ منٹگمری وصیت نمبر ۴۹۲۳

(۵) اللہ بخش صاحب ہیڈ غربی منٹگمری وصیت نمبر ۴۵۶۰

(۶) میاں بازید خان صاحب افغان قادیان وصیت نمبر ۹۰۴

(۷) مولوی حسن دین صاحب مولوی فاضل وصیت نمبر ۴۹۲۱

(۸) سید عبد الرحیم شاہ صاحب بنگلہ وصیت نمبر ۳۳۶۶

(۹) بابو سردار احمد صاحب پوسٹل کلرک زیرہ وصیت نمبر ۴۵۶۳

(۱۰) مسماۃ بیگم بی بی صاحبہ سابق زوجہ شیخ محمد دین صاحب نو مسلم نمبر ۹۰۹

(۱۱) مسماۃ حسن بی بی صاحبہ زوجہ علی بخش صاحب گوجرہ بھیرو چچی نمبر ۹۷۱

سکرٹری بہشتی مقبرہ

وصیتیں

نمبر ۵۶۱۰ منکہ امتہ الحئی زوجہ محمد مستقیم قوم شیخ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن انبالہ شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۸ ماہ جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت صرف جائیداد مندرجہ ذیل بصورت منقولہ ہے۔ مہر مبلغ ۲۰۰/۰ روپیہ زیورات مبلغ ایک سو تیس روپے اور جائیداد غیر منقولہ اس وقت تک میرے قبضہ میں کچھ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی باقاعدہ یا عارضی ماہوار صورت آمد ہے۔ میں اپنی کل جائیداد مبلغ ۳۳۰/۰ روپے کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف کرتی ہوں۔ اگر میری کوئی اور جائیداد بوقت وفات ثابت ہو تو اس کی بھی بجعہ ۱/۹ حصہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف مالک ہوگی۔ جس پر میرے وارثان کو کوئی اعتراض نہ ہوگا۔ اگر میں اس حصہ کو اپنی حیات میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف میں جمع کروا دوں تو بوقت تصفیہ یہ رقم میرے حصہ سے منہا ہوگی۔ اور بقایا حصہ وصیت نیز ۱/۹ جائیداد علاوہ مذکورہ بالا کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف مالک ہوگی۔ اور میری جائیداد متروکہ پر سب سے اول بار میرے حصہ وصیت کا ہوگا۔ میرا مہر مبلغ ۲۰۰/۰ روپیہ اس وقت میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ لہذا میں بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ وصیت بالا بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف تحریر کرتی ہوں تاکہ سند رہے۔ رب انت ولی فی الدنیا والاخرۃ توفنی مسلما والحقنی بالصلحین۔ العبدہ امتہ الحئی بقلم خود گواہ شد محمد مستقیم خاوند موصیہ وکیل انبالہ شہر گواہ شد عبد الغنی احمدی لاہوری دروازہ انبالہ شہر۔

نمبر ۵۶۰۹ منکہ صفیہ سلطان بیگم زوجہ اخوند محمد عبد القادر خان قوم پٹھان عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲ ماہ امان ۱۳۱۹ ہش حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ کل زیورات قیمتی ۲۲/۰ ۳ روپے حق مہر مبلغ ۱۰۰/۰ جو ابھی خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ یعنی میری کل جائیداد ۳۲۲/۰ ۱ روپے ہے۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائے گی۔ اگر میری کوئی اور آمد کبھی ہوئی تو اس کا بھی دسواں حصہ صدر انجمن کو ادا کرتی رہوں گی۔ العبدہ صفیہ سلطان بیگم گواہ شد محمد عبد القادر ایم۔اے خاوند موصیہ گواہ شد محمد اکبر والد موصیہ۔

نمبر ۵۶۰۷ منکہ محمد بخش ولد رحیم بخش قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن انبالہ شہر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد غیر منقولہ نہیں ہے میرے والد صاحب بفضل الٰہی حیات ہیں۔ میرا گذارہ فقط تنخواہ ملازمت پر ہے جو صرف مبلغ ۵۸/۰ روپے ماہوار ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی میں بقائمی ہوش وحواس وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ جو میں باقاعدہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان میں داخل کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرتے وقت جو جائیداد ملکیتی خود ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان مالک ہوگی۔ جو روپیہ یا رقم میں اپنی وفات سے قبل خزانہ میں داخل کردوں وہ بوقت وفات حساب جائیداد واجب الادا مظہر سے منہا کردی جاوے۔ وصیت ہذا کی تعمیل پر میرے ورثاء اقرباء کو کوئی عذر نہ ہوگا۔ ربنا تقبل منا۔ العبد محمد بخش احمدی ڈسٹرکٹ جج صاحب بہادر انبالہ شہر گواہ شد عبد الغنی احمدی لاہوری دروازہ انبالہ شہر گواہ شد محمد مستقیم وکیل انبالہ شہر

روم ۲۷ مئی۔ آج مسولینی نے جنگی وزراء اور اسلحہ ساز کارخانوں کے نمائندوں سے بات چیت کی اور اس امر پر زور دیا۔ کہ سامان جنگ جلد جلد تیار کریں۔ اطالوی پریس جرمنی کی حمایت برابر کر رہا ہے۔ ایک اخبار نے لکھا ہے کہ یہ جنگ اس وقت ختم ہو گا۔ جب جرمنی انگلستان پر قبضہ کرے گا۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ وزیر خوراک نے اعلان کیا ہے۔ کہ برطانیہ پر حملہ کی صورت میں ملک کو آٹھ سو حصوں میں تقسیم کرنے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ تا عوام کو کھانے پینے کی دقت نہ ہو۔ کئی ہفتوں تک بغیر کسی بیرونی امداد کے نمک۔ گوشت۔ نیز اور دوسری اشیاء لوگوں کو ملتی رہیں گی۔

قاہرہ ۲۷ مئی۔ حکومت مصر نے فیصلہ کیا ہے کہ سارے ملک میں ۹ بجے شب سے صبح ۵ بجے تک بلیک آؤٹ رکھا جائے۔

لنڈن ۲۷ مئی۔ ہنگری میں مزید فوجیوں کو طلب کر لیا گیا ہے۔ سوویٹ گورنمنٹ نے ہنگری کو یقین دلایا ہے کہ اس کی غیر جانبداری کا خاص خیال رکھا جائے گا۔

واشنگٹن ۲۷ مئی۔ ایک طیارہ ساز کمپنی ایک ایسا بمبار طیارہ تیار کر رہی ہے۔ جو ایک ہی پرواز میں چھ ہزار میل جا سکے گا۔ اس پر ۲ لاکھ پونڈ لاگت آئے گی۔

برطانیہ نے جرمنی کی زبردست ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ خیال تھا۔ کہ ہندوستان سے مال سوئٹزرلینڈ کے پتہ پر منگایا جائیگا۔ لیکن اس کے وہاں پہنچنے سے قبل ہی دشمن کے حوالہ کر دیا جائیگا۔ حکومت ہند نے اسکے انسداد کے لئے حکم دیا ہے کہ سوئٹزرلینڈ سے آنے والے ہر آرڈر کے ساتھ وہاں کے افسروں کی یہ تصدیق لازمی ہے۔ کہ یہ مال ان کے اپنے ملک کے استعمال کے لئے ہے۔ اس سرٹیفکیٹ کے بغیر ۱۲ جون کے بعد کوئی مال وہاں نہ بھیجا جا سکے گا۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بلجیم کی فوجوں نے ہتھیار ڈال دیئے

لنڈن ۲۸ مئی۔ آج صبح بلجیم کی فوجوں کو لڑائی بند کر دینے کا حکم دیدیا گیا۔ یہ حکم بادشاہ لیوپولڈ نے اپنے وزراء کی رائے کے بالکل خلاف اور برطانیہ و فرانس کو اطلاع دیئے بغیر دے دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ شمال میں اتحادی فوجوں کے بائیں بازو پر دشمن حملہ کر سکے گا۔ اس سے بلجیم میں اتحادیوں کی فوجی حالت بہت خطرناک ہو گئی ہے اور ہمیں پہلے سے بہت زیادہ خطرات درپیش ہیں۔ اگلے دو روز میں نتیجہ خواہ کچھ ہو۔ مگر ہماری فوجیں اپنی شاندار روایات کو زندہ رکھنے کے لئے پورا زور لگائیں گی۔

پیرس ۲۸ مئی۔ موسیو رینو نے آج ایک براڈکاسٹ میں کہا۔ کہ آج مجھے اہل فرانس کو نہایت افسوسناک خبر سنانی ہے۔ آج صبح ۴ بجے سے ہم بلجیم کی امداد پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ اور اب اتحادی فوجیں اکیلی ہی شمال میں دشمن کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ ۱۰ مئی سے کہ جب کہ جرمن فوجوں نے ہمارے مورچوں میں ایک دراڑ پیدا کی تھی۔ جو حالات رہے ہیں۔ وہ اہل ملک سے پوشیدہ نہیں اس دراڑ نے اتحادی فوجوں کے دو حصے کر دیئے تھے ایک شمال اور دوسرا جنوب میں۔ جنوب میں سوم اور ایَن کے علاقہ میں ہماری فوجیں اپنے نئے مورچوں میں ڈٹی ہوئی ہیں۔ شمال میں بلجیم۔ برطانیہ اور فرانس کی فوجیں لڑ رہی تھیں جنکو ڈنکرک سے سامان جاتا تھا ڈنکرک کی حفاظت بلجیم کی فوجیں کر رہی تھیں۔ اب انہوں نے اپنے ساتھیوں کو خبردار کئے بغیر ہتھیار ڈال کر ڈنکرک کا رستہ کھلا چھوڑ دیا ہے۔ اٹھارہ دن ہوئے اسی بادشاہ نے ہم سے مدد کے لئے اپیل کی تھی۔ جس پر ہم نے فوراً فوجیں بھیج دیں۔ مگر افسوس کہ اسی نے ہمیں اطلاع دیئے بغیر ہتھیار ڈال دیئے۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی۔ بلجیم کے وزیر اعظم نے ایک تقریر میں کہا ہے۔ کہ بادشاہ نے یہ فیصلہ اپنی مرضی سے کیا ہے کسی وزیر سے رائے نہیں لی۔ ہمارے پاس جو طاقت باقی ہے۔ وہ ہم پیش کرتے ہیں۔ اور بلجیم کی ایک نئی فوج بنانے کے لئے تیار ہیں۔ جنرل ویگان نے سوم اور ایَن کے علاقہ میں جو نئے مورچے بنوائے ہیں اتحادی ان پر ڈٹے رہیں گے اور جیت کر دم لیں گے۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ وزارت پرواز نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہمارے ہوائی جہازوں نے بلجیم اور فرانس کے کناروں پر زبردست حملے کئے۔ اور دشمن کے توپ خانوں۔ فوجی سامان کی گاڑیوں اور رستوں کو بموں سے برباد کر دیا۔ جرمن فوجوں کو مشین گنوں سے تتر بتر کر دیا۔ کل فضائی لڑائی میں دشمن کے ۵۰ ہوائی جہاز نیچے گرا دیئے گئے۔ اور ۲۹ کو نقصان پہنچایا گیا۔

جرمنی کے چھ چھ ہزار ٹن کے دو جہاز ناروے کے پاس غرق کر دیئے گئے۔ اس وقت تک جرمنی کے ۸ لاکھ ۲۰ ہزار ٹن کے جہاز ڈوب چکے ہیں۔

پیرس ۲۸ مئی۔ بلجیم کے وزیر اعظم نے پیرس سے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ شاہ لیوپولڈ کے فیصلہ کے باوجود حکومت بلجیم نے لڑائی جاری رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اب بلجیمی فوج کو دوبارہ فرانس میں ترتیب دیا جائے گا۔ حملہ کے وقت فوجی عمر کے نوجوانوں کو فرانس میں فوجی ٹریننگ کے لئے بھیج دیا گیا تھا۔ حکومت بلجیم نے فیصلہ کیا ہے کہ بادشاہ کا فیصلہ خلاف آئین ہے۔ اور ایک شخص کے فیصلہ کو ماننے پر ہم مجبور نہیں ہیں۔

ایک فرانسیسی فوجی افسر نے کہا کہ شاہ لیوپولڈ کی یہ غدارانہ حرکت اس لحاظ سے اور بھی بری ہے۔ کہ اس نے ایسے وقت میں ساتھ چھوڑا جب اتحادی فوجیں سخت مشکلات میں تھیں۔ گو ان کی حالت نازک نہیں۔ ایک فرانسیسی اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اس کے باوجود اتحادی افواج ڈٹ کر مقابلہ کر رہی ہیں لنڈن میں یہ بات مان لی گئی ہے۔ کہ شمالی فرانس میں اتحادی فوجوں کی مشکلات بڑھ رہی ہیں۔

لنڈن ۲۸ مئی۔ مسٹر ڈف کوپر وزیر اطلاعات نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا ہے کہ شاہ بلجیم کی غداری کے باوجود گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ہمیں اپنی طاقت پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ امریکہ میں اس فیصلہ پر مایوسی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

وزیر اعظم برطانیہ نے شاہ بلجیم کی اس کارروائی کے متعلق ابھی ابھی ہاؤس آف کامنز میں ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس نے کل رات اپنا ایک ایلچی جرمن کمانڈ کے پاس بھیجا تھا۔ کہ بلجیم کے محاذ پر لڑائی بند کر دی جائے۔ اتحادیوں نے فوراً اپنے جرنیلوں کو ہدایت کی۔ کہ وہ اس کارروائی سے کامل بے تعلقی کا اظہار کریں۔ اور برابر مقابلہ جاری رکھیں۔ چنانچہ جرمن کمانڈ نے یہ بات مان لی۔ اور آج ۴ بجے صبح بلجیمی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے

دہلی ۲۸ مئی۔ شاہ بلجیم کے اس فیصلہ کا اثر بلجیم کی ہندوستانی فرموں پر فوراً نہیں پڑے گا۔ انہیں کاروبار جاری رکھنے کی اجازت ہوگی۔ مگر بلجیم میں ہیڈ آفس کے ساتھ خط و کتابت کی اجازت نہیں۔

حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ ہندوستان میں زیادہ سے زیادہ جتنی رقم بنک سے نکال سکتا ہے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی